وَعَلَّمَ بِالْقَلَمِ عَلَّمَ الْاِنْسَانَ مَا لَمْ يَعْلَمْ

الحمد للہ والمنۃ کہ ان ایام فرخندہ فرجام ماہ صفر المظفر سنہ ۱۳۲۷ھ مین یہ کتاب مسمّٰی بہ

مثنوی فروغِ دل ملقب بہ نالۂ سحر

جسکو جناب مولوی مظفر نبی صاحب ساکن قصبہ سیوہارہ مدرس رسالہ گورنمنٹ گونا نے تصنیف فرماکر اسکی جملہ حقوق مولوی محمد انعام اللہ صاحب مالک مکتبۂ انعامیہ کانپور ٹپکاپور ۶۳ کو دیے

مع رسالۂ پناہ نامہ

کے جسکو مولانا شاہ عبد الواسع صاحب علی پوری نے تصنیف فرمایا اور اسکے بھی جملہ حقوق مولوی محمد انعام اللہ صاحب مالک مکتبۂ انعامیہ کانپور ٹپکاپور ۶۳ نے لے لیے حسب فرمایش جناب مولوی صاحب موصوف نہایت خوبی اور انتظام سے باہتمام عاجز محمد عبد الواحد

مطبع انتظامی کانپور مین چھپی

مثنوی دُودِ دل

ملقب بہ

نالۂ سحر

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

خامۂ دُوالجناح بسم اللہ
اے سحر خیز قم باذن اللہ

اے مُدبرِ دبیر روزِ اَلَست
سر شوریدہ سر مدِ سرمست

تو ہے لاریب منشیٔ تقدیر
حکم حاکم ہے تیری بس تحریر

نقش پردازِ کارگاہِ جہان
اے نگارندۂ زمین و زمان

ایک نم تیرا قلزم و عمان
اِک قلمرو ہے تیری بود جہان

نخل بندِ ریاضِ ہشت بہشت
لوحِ محفوظ پر ہے تیری نشست

آسمان کیا ہے شامیانہ ترا
صحنِ عالم ہے آستانہ ترا

آفتاب آفتابہ دار ترا
ماہِ تاباں ہے تابعدار ترا

تیری خرگاہ انجم و اختر
تیرے ہمراہ کہتر و مہتر

تجھ سے ہر سر بلند پست ہوا
تجھ سے عالم کا بند و بست ہوا

حمدِ معبود ہے یہ تیرا کلام
اے سُبک گام پیک تیز خرام

تیرے یہ حال قال مستانہ
تیری یہ چال ڈھال جانانہ

دلربایانہ تیرے وہ انداز
عاشقانہ ترانۂ دمساز ہے

دل لبھاتی ہوئی تری تقریر
گدگداتی ہوئی تری تحریر

سادہ پن بے تعلقانہ ترا
بانکپن بے تکلفانہ ترا

دلکشا تیری چستیِ انشا — دلربا وہ درستیِ املا
طرب انگیز تیرے وہ فقرے — رطب آمیز تیرے وہ مصرعے[له]
پختہ رس وہ تری سواد مداد — پختہ بس وہ تری مداد سواد
طوطی سان وہ تری شکر باری — مثل نیسان تری گہر باری
زندگی بخش تیری میٹھی بات — صاف ٹپکے ہے جس سے آبِ حیات
وہ تکلم ترا امیرانہ — وہ تبسم ترا فقیرانہ
سحر انگیز تیرا شور بپا — بس نمونہ ہے اک قیامت کا
تلملاہٹ تری شغب انداز — چلبلاہٹ تری غضب انداز
پُر اثر تیرا نالۂ شبگیر — ہے گلوگیر حلقۂ زنجیر
حکمرانی تری دُو مسکن گیر — دُو زبانی تری وہ دامنگیر
پُر نزاکت تری وہ رعنائی — بے شراکت تری وہ دانائی
وہ نشین ترا جدا گانہ — حق سے آگاہ سب سے بیگانہ
وہ دمکتی ہوئی تری رنگت — وہ پھڑکتی ہوئی تری ہر گت
صاف ستھری تری وہ لوحِ جبین — وہ ہلالی بیاضِ چرخ نشین
غیرتِ حور وہ رخِ پر نور — چشمۂ ہور یا تجلیِ طور
وہ دقیقے ترے وہ تیرے نکات — سکنات اور وہ ترے حرکات
حیرت افزا ہیں سب خدا کی قسم — عبرت افزا ہیں سب خدا کی قسم
اے دُرِ دُرجِ عظمت و خوبی — اخترِ بُرجِ حسنِ محبوبی
پرِ جبرئیلؑ اَبرِ میکائیلؑ — اے نوا سنجِ صورِ اسرافیلؑ
اے منادی ندائے استفتاح — دافعِ رنج قابضِ ارواح
کششِ آدمؑ صفی اللہ — رشتۂ کشتیِ نجی اللہ
اے کمر بستہ بارگاہِ جلیل — اے گلِ ارنار گاہِ خلیلؑ
اے مقیمِ مقامِ محمودی — اے طرح دارِ صوتِ داؤدیؑ

له اصل [illegible] ۱۲ کاتب

[illegible] ۱۲ کاتب

اے گلِ باغِ صبرِ ایوبیؒ
حسنِ یوسفؑ کے عاشقِ راسخ
گز لگ گردنِ ذبیح اللہ
اے دبستان کے تیغِ بُرّندہ
اوستادِ اساتذہ تو ہے
نعتِ احمد ترے گلو مین ہے
تو جو پانچ انگلیون مین ہو پابند
اے مطیعِ شریعتِ احمدؐ
اے حقیقت کے واقفِ اسرار
فانیٔ بالذّات باقی ہے بصفات
صدقِ صدیقؓ پر نظر بقدم
حلمِ عثمانِ غنی کے دست نگر
تفتہ جانِ امام کے بریان
منقبت خوان آل اور اصحابؓ
اے کلامِ مجید کے حامل
اللہ اللہ تری اولوالعزمی
اے ثنا گوے خالقِ اکبر
اے جلالی نشان والے قلم
مرے نوخیز نونہال قلم
تیغِ بُرّان سنبھال سُن تو سہی
پھیر منھ اپنا مدّعا کے لیے
سامعا آ ذرا خدا کے لیے
میرے خامہ کی اشکباری دیکھ

لالہ سان داغدارِ یعقوبیؑ
مُلکِ مصر و دمشق کے ناسخ
روحِ تن ہر بنِ مسیح ا...
اے نیستان کے شیرِ غرّندہ
اعتمادِ تلامذہ تو ہے
رحمتِ حق ترے جلو مین ہے
پنجگانہ ہے تجھکو دل سے پسند
معتقدِ نبیِ طریقتِ احمدؐ
معرفت پر ہے تیرا دارمدار
الخاطب بحافظِ آیات
عدلِ فاروقؓ کے مبارک دم
علمِ حیدرؓ کے تیغ کے جوہر
تشنہ کامِ انام کے گریان
تہنیت وانِ جملہ احباب
اور حدیثون کے عامل و ناقل
ماشاء اللہ تری یہ بوقلمی
اے دعاے گوے پیر و پیغمبر
اے جمالی مکان والے قلم
کسطرف ہے ترا خیالِ رقم
اپنے جوہر نکال سُن تو سہی
ہاتھ اُٹھا اب ذرا دُعا کے لیے
سُن حکایت یہ مصطفا کے لیے
لوحِ سیمین پہ زرنگاری دیکھ

سن کلام خدا ہے ادعونی
درد دل سے تو لا رجوع بخدا
درد دل سے اگر خدا نکلے
آب دیدہ سے کر وضو پہلے
حق کی سوگند اے مرے دلبند
بارگاہِ خدا مین اے مضطر
اے خدائے خدائگان بے عیب
تو ہے پیدا کنندۂ آدمؑ
تو نے بخشا ہین عدم سے وجود
ذات و اوصاف مین ہر تو یکتا
ہے سمیع و بصیر تو ایسا
تری قدرت ہے یا خدا اکمل
تو تھا موجود خلق تھی معدوم
نہ رہیگا انام یا اللہ
آسمان و زمین اور کل شئے
ترے محتاج سب ہین یا اللہ
نہ تجھے عار غیر حکم ترے
نیست پر گر ترا اثر ہو جاکے
کرکے آدمؑ کو خاک سے پیدا
بے بہا خلعت اک کرامت کا
اشرف الخلق خلق مین اعلے
تو نے بھیجا نبی محمدؐ سا
انکے خاطر سبھی کیے پیدا

استجیب کی ہے جسپہ افزونی
خلوتِ انجمن مین ہوکے جدا
ہدف یہ تری دعا نکلے
دل سے پھر تیرے ہائے ہو نکلے
نالہ کر نالہ ہے خدا کو پسند
یون کیا کر ندا بوقتِ سحر
عالم الغیب مہربان لاریب
آفرینندہ جملۂ عالم
بہ رہا ہے ترا یہ چشمۂ جود
اے مرے پاک ذات بے ہمتا
کہ سمجھ بوجھ مین نہین آتا
تری رحمت ہے کبریا افضل
ہے یہ ہر اک فہیم کو معلوم
تو رہیگا مدام یا اللہ
اور جو کچھ کہ ہے سوا اسکے
تو ہے بے احتیاج شاہنشہ
نہ لگے بار غیر حکم ترے
اسپہ عالم کی بس نظر ہو جاے
کر دیا نور پاک برشیدا
دیکے بخشا لقب امامت کا
ذہن اور فہم مین کیا یکتا
شاہ لولاک پاک احمدؐ سا
ملک و جن و دیو و حور و [illegible]

تو نے پیدا کیے ہیں ارض و سما
آسمانوں پہ تو نے بہر دلیل
بے ستون آسمان کو تھام دیا
ذرہ ہے مہر تیری قدرت کا
قلم و لوح و عرش بے تکرار
الغرض خلد یا کہ نار جحیم
شجر و حجر و باغ و کوہستان
انبیا اولیا و اہل یقین تو
غول شیطان و جن و انسانی
آشکارا بتا رہے ہیں مجھے
اپنے عز و جلال کا صدقہ
یا خدا شانِ کبریا کے لیے
شاہِ بوبکرؓ باصفا کے لیے
شاہ عثمانؓ باحیا کے لیے
رونقِ خلد فاطمہؓ کے لیے
شاہ عباسؓ بے خطا کے لیے
جملہ اصحابؓ خوش لقا کے لیے
جان نثارانِ مجتبیٰ کے لیے
عاشقانِ محمدی کے لیے
صدقہ حضرت امام اعظم کا
صدقہ حضرت امام مالکؒ کا
یا خدا پیر محی دینؒ کے لیے
نقشبندی امین دین کے لیے

طبقاً عن طبق مرے مولا
کیے روشن ہزارہا قندیل
کیسا کچھ تو نے انصرام کیا
شمہ ہے ماہ تیری صنعت کا
جنۃٌ تجری تحتہا الانہار
ہیں بنا کردہ تیرے میرے رحیم
قلزم و جوے و راغ و ریگستان
تو نے اپنے جنگل زمین کو دی تزئین
حشرات و طیور حیوانی
تری قدرت دکھا رہے ہیں مجھے
اپنے علم و کمال کا صدقہ
اور اُس نور مصطفےٰ کے لیے
شاہ فاروقؓ باعطا کے لیے
اس علیؓ شاہِ باسخا کے لیے
شاہ حسنینؓ سیدا کے لیے
حمزہؓ و آل ما بقا کے لیے
جملہ ازواج پرضیا کے لیے
اور فدایانِ مرتضیٰ کے لیے
کشتگانِ محمدی کے لیے
شافعیؒ حنبلیؒ مکرم کا
صدقہ حضرت اویس سالک کا
مرے خواجہ معین دین کے لیے
سہروردیِ پاک دین کے لیے

اپنے مستون کے واسطے مولا
اپنے گشتون کیواسطے مولا

اپنے کلمہ کلام کا صدقہ
اور نماز و سلام کا صدقہ

میرے رب العباد سُن تو سہی
دادرس داد میری سُن تو سہی

دور کر سارے میرے رنج و عنا
کھولدے مجھپہ باب گنج و غنا

دل دو پارہ ہے رنج عصیان سے
مجھکو مسرور کر تو غفران سے

سیدھے رستے پہ یا خدای کریم
استقامت کے ساتھ کردے مقیم

یا خدا آس میری ٹوٹ نہ جائے
میری ہاتھون کی راس چھوٹ نہ جائے

مجھکو بحرین کا شناور کر
ثانیٔ اثنین کا مجاور کر

سخت آوارگی ہے یا اللہ
سخت بیچارگی ہے یا اللہ

کسطرح دل مین بیقراری ہے
تیری رحمت کی انتظاری ہے

بیکسی سخت ہے بلائے عظیم
بے بسی تسپہ یا خدائے علیم

ہے غنی تیری ذات یا مولا
تیرے نزدیک کیا جزا و سزا

گر نظر رحم کی تری ہو جائے
گبر صد سالہ بھی ولی ہو جائے

مہر کی تیری گر نظر ہو جائے
آہ مین میری بھی اثر ہو جائے

یہ نہین چاہتا کہ شاہی دے
در کی اپنے مگر گدائی دے

دین و دنیا مین تو تباہ نہ کر
دولون عالم مین روسیاہ نکر

جلوۂ نور احمدی دکھلا
وہ تجلی سرمدی دکھلا

خانۂ کعبہ زرنگار دکھا
مصطفےٰ کا بھی وہ مزار دکھا

بندِ تن توڑ میرے یا اللہ
حرص و طمع و ریا و خواہشِ جاہ

کسطرح ہو گا ہائے میرا گذار
دور منزل ہے راستہ پُر خار

نفس و شیطان دا ئو گھات مین ہے
بوجھ بھاری گنہ کا ساتھ مین ہے

توشہ و زاد کچھ نہین ہمراہ
نگہہ رحم یا خدا ناگاہ

کیسی کالی بلا ہے گور کی رات
کہ نہین سوجھتا ہے ہاتھ کو ہات

تسپہ پھر تنگ جای دہشت ناک
واقعی ہے بہت ہی وحشت ناک

پھر نکیرین کی صدائے مہیب ۔ ہے بلا پر بلا یہ سخت عجیب
منزل اوّلین پہ یا اللہ ۔ نہ غلط ہووے میری بسم اللہ
مری مشکل تو سہل کر دیجو ۔ نور سے گور میری بھر دیجو
جب نکیرین کی ہو مجھ پہ نگاہ ۔ اپنے خامے جواب دون اللہ
منھ سے اول ہی بار ہو سرزد ۔ بندۂ حق ہون امتِ احمد
رہگذر ہے صراط اک تاریک ۔ تیغ سے تیز بال سے باریک
ہے بہت خوفناک جائے گذار ۔ جسکے نیچے ہے آگ کا انب
پھر تیری اگر ادھر ہو جائے ۔ اسطرف نجا جہان ادھر ہو جا
آہ پھر جانچ تول میزان کی ۔ کیا گران ہو گی ہول میزان ک
وان بھی سب دور میری زحمت ہو ۔ میرے پلہ پہ تیری رحمت ہو
راست جانب کو گر عمل ملجائے ۔ جنت الخلد مین دخل ملجا
مت خجل کیجیو بروز حساب ۔ سہل تر کیجیو حساب کتا
ای مرے ذو الجلال والاکرام ۔ دیجو دار السلام مجھکو مقا
دست احمد سے جام کوثر دے ۔ میرا دامن مراد سے بھر د
دل مین حسرت کوئی نہ رہجاوے ۔ نعمتِ دید مجھکو ملجاو
ہاتھ پکڑے تری اگر توفیق ۔ تو ملے اعلیٰ مجھکو جائے فی
احکم الحاکمین ہے نام ترا ۔ ارحم الراحمین ہے نام تر
مرتے دم میری آرزو نکلے ۔ تو ہی تو دل سے تو ہی تو نکلے
نہ اڑے روح تیری یاد بغیر ۔ ہو شہادت پہ خاتمہ بالخیر
دے مظفر کی داد یا مولے ۔ دافع الہم واعظم وا علی

تیرہ سو بائیس از سن ہجری
ختم بردش ربیع الاول تھی

تمت

پناہ نامہ

بسم اللہ الرحمن الرحیم

ں سے لے کر پہلے مین نام اگہ
لم سے- اندیشہ سے- اور سستی سے بھی
س بڑھاپے سے بھی اور اُس عمر سے
رض کے بوجھ اور بارِ قرض سے
تنۂ نار وعذابِ نار سے
فتنۂ قبر وعذابِ قبر سے
ے مجھے لوگون کے غلبہ سے پناہ
ور پناہ اُس سے بھی دے اے ذوالمنن
کہ مجھکو پریشان وتباہ
نصیبی اور بُری تقدیر سے
ے بلا کی اُس مشقت سے پناہ
ہر گناہ اور اُسکے ہر سامان سے
ال ودولت کے بُری فتنہ سے بھی
ے پناہ- اور فتنۂ دجال سے
ندگی کے فتنہ سے اور موت کے
ل کی سختی سے بھی اور غفلت سے بھی
ور دکھانے اور سُنانے کے لیے
ور نمایش اور ریا سے دے پناہ
نگاپن- بہراپن- اور دیوانہ پن
نی ہین بیماریان سخت اور بُری
وڑھ ہو یا ہو برص- یا ہو جذام
تنۂ دنیا سے اور اُس علم سے

حق تعالے کی پکڑ تا ہون پناہ
عاجزی سے بخل ونامردی سے بھی
کردے جو بالکل ہی ناکارہ مجھے
دے پناہ اپنی خداوندا مجھے
اور دوزخ کے ہراک آزار سے
اور زبردستون کے قہر وجبر سے
دب نجاؤن مین کسی سے اے الٰہ
میرے دشمن ہون نہ مجھپر طعنہ زن
مجھپہ وے ہنسنے نہ پائین اے الٰہ
دے خداوندا پناہ اپنی مجھے
جو مجھے کردے خداوندا تباہ
ہر طرح کے ڈنڈ اور تاوان سے
فقر وعسرت کے بُری فتنہ سے بھی
اُسکے غلبہ اور دغا کی چال سے
اور کفر وفسق اور عصیان سے
اور محتاجی سے اور ذلت سے بھی
کوئی نیکی مجھسے تو ہونے نہ دے
اور مجھے حرص وہوا سے دے پناہ
سب سے دے مجھکو پناہ اے ذوالمنن
جن سے لوگونکا گھٹا کرتا ہے جی
دے پناہ ان سب سے لے رب انام
فائدہ جس سے نہو یارب مجھے

اور اُس دل سے جو ہو جسمین خشوع
اور ایسے نفس سے جسکو کبھی
اُس دعا سے بھی نہو جو مستجاب
سینہ و دل کے ہراک فتنہ سے بھی
تیری عزت کی پکڑتا ہون پناہ
جو عمل مین نے کیے ناکردنی
اور جو نیکی نہ کی ہو سکے اے الٰہ
اور عطا کر علم کے شر سے پناہ
دی ہر نعمت تو نے جو اے ذوالجلال
عافیت تو نے جو بخشی ہے مجھے
اور یکایک تو نکر میری سزا
عافیت کا سلب۔ نعمت کا زوال
مانگتا ان سب سے ہون یارب پناہ
اپنی ہراک ناخوشی سے دے پناہ
آنکھ۔ کان۔ اور دل کے شر سے اے غنی
فاقہ کے شر اور شر سے ظلم کے
مین نہ ظالم اور نہ مین مظلوم ہون
ڈوب جانے اور جل جانے سے بھی
اور اونچے پر سے گر جانے سے بھی
ہو نہ مرنا میرا اے رب عباد
کاٹ لینے سے کسی کیڑے کے بھی
اور جتنی آفتین ہین اے الٰہ
جتنی چیزون سے رسول اللہ نے

جو تری جانب نہو تا ہو رجوع
اپنی خواہش سے نہو آسودگی
دے پناہ ان سب سے اے عالیجناب
ہر طرح کی گمرہی سے اے غنی
کون ہے تیرے سوا یارب الٰہ
دے پناہ اُنکی بدی سے اے غنی
دے مجھے تو اُسکے شر سے بھی پناہ
شر سے نادانی کی بھی تو دے پناہ
ہو نہین مجھسے کبھی اُسکا زوال
تجھسے تو اُسکو کبھی ٹلنے نہ دے
قہر مین ناگہون مین مبتلا
اور سزائے ناگہانی اور وبال
دے پناہ ان سب سے مجھکو اے الٰہ
اور مری ہراک بدی سے دے پناہ
اور زبان کر۔ اور منی کے شر سے بھی
دے پناہ اپنی خداوندا مجھے
ظلم سے مین ہر طرح فارغ رہون
دب کے پسنے اور پھسل جانے سے بھی
مرتے دم شیطان کے بہکانے سے بھی
کافرون سے بھاگ کر وقتِ جہاد
چوٹ کھانے اور گر پڑنے سے بھی
سب سے مین تیری پکڑتا ہون پناہ
احمدِ مرسل شہِ ذیجاہ نے

ہی مانگی ہے تجھسے پناہ
دتین جتنی ہین بد اور ناسزا
اور عمل جتنے ہین ناقص اور بُری
اور بُری راتون۔ بُرے ایام سے
اور بُرے ساتھی۔ بُرے ہمسایہ سے
آج کے دن اور آیندہ کی بھی
اور بدی سے نفس اور شیطان کے
اور تون کے مکر سے اور چال سے
یسی عورت سے بھی دے مجھکو پناہ
یشتر ہی جو بڑھاپا آنے کے
اور جو اولاد ہو مجھپر وبال
شرک وکفر اور فسق اور عصیان سے
ظلم و بے انصافی۔ اور مکر و دغا
مرض ہر ایک موذی جانور
کردے غافل جو امید و آرزو
ایسی محتاجی بُھلا دے تجھسے جو
ایسی دولت جس سے مین جاؤن بہک
یسا ساتھی جس سے ہو مجھکو ضرر
اپنے غصے اور عتاب و قہر سے
ناگہان اور رنج و غم کی موت سے
اور حق باتون مین شک اور وہم سے
لشکر شیطان سے اور شیطان سے
الغرض ہر اک بدی سے دے پناہ

مجھکو بھی ان سب سے یارب دے پناہ
خواہشین جتنی بُری ہین اے خدا
فتنے جتنے ہین چھپے ہون یا کھلے
اور بُری ساعت۔ بُری ہنگام سے
اور بُرے مال اور بُرے سرمایہ سے
آفتین جتنی ہین اور جتنی بدی
اور بدی و فتنہ سے نسوان کے
(عورتون ۱۲)
اور اُنکے آنکھون کے جال سے
جو مجھے کردے شرارت سے تباہ
فکر سے جو بڑھاپا چھوڑے مجھے
رب سے دے مجھکو پناہ اے ذوالجلال
آتش دوزخ سے اور شیطان سے
اور زمین و آسمان کی ہر بلا
ہر طرح کے فتنے۔ ہر اک شور و شر
جو عمل رسوا کرے اور زرد رو
تجھکو یارب اور ترے احکام کو
اور تیری راہ سے جاؤن بہک
جس سے پہونچے مجھکو ایذا اور شر
موذیون کے نیش سے اور زہر سے
سب سے یارب دے پناہ اپنی مجھے
اور نادانی و شورِ فہم سے
جھوٹ سے غیبت سے اور ہذیان سے
ہو مرا ایسا گمان اے اکر

باپ ماں جسطرح بچوّں کے لیے
رہتے ہیں ہر دم حفاظت میں لگے

تو بھی ایسی ہی حفاظت کر مری
اور ایسی ہی حراست کر مری

ہے تو ہی حاجت روا ای ذو جہاں
ہم ترا در چھوڑ کر جائیں کہاں

صدقہ ای عزت و اجلال کا
صدقہ پیغمبر کا انکی آل کا

یہ دعائیں سب کی سب مقبول کر
اور رحمت ہمپر اب مبذول کر

کل اقارب میرے اور احباب بھی
فضل سے تیری ہوں خوشحال و غنی

یہ دعائیں جو پڑھے اور جو سنے
اور جو ان کو وظیفے میں رکھے

اور دل سے قدرداں ان کا ہو جو
جسکے دل میں انکا ذوق و شوق ہو

سب سے تو راضی ہو راضی رکھ انھیں
پوری کر ان سب کی اچھی خواہشیں

اور ہیں جتنے مسلمان مرد و زن
مجھکو اور ان سب کو بخش ای ذوالمنن

آمین یارب العالمین بحق سید المرسلین صلی اللہ علیہ وسلم

تمت

مندرجۂ ذیل کتابیں بہت مفید اور معتبر ہیں